مساجد کی بلند میناروں پر ایک نیا سورج طلوع ہورہا ہے۔ ایک نئی صبح کیلئے اپنی آغوش کو وا کیے ہوئے۔ وہ دیکھو عظمت رفتہ اور سلطنت عثمانیہ کی" مرحوم" یادگاروں پر رفاہ کی صورت میں مستقبل میں اسلام کی پھریرے اور پرچم بلند ہورہے ہیں۔اسلام اکیسویں صدی میں ترکی کے راستے دوبارہ نشاۃ ثانیہ کے ساتھ وقار وتمکنت کے فاتحانہ انداز میں داخل ہورہا ہے۔ روم کے ویٹکن سٹی میں پاپاؤں اور ارباب کلیسہ پر خوف اور سکوت مرگ طاری ہورہا ہے۔ وہ دیکھو مستقبل قریب میں لیلن وسٹالن کے مجسموں کی طرح کمال اتاترک کے مجسمے گرا کر گلی کوچوں میں کھینچے جارہے ہیں۔ خلافت کی قبا جن نادانوں نے" دانائی" میں چاک کردی تھی۔ اسکی دوبارہ رفوگری کا عمل شروع ہوگیا ہے۔ ترکی کو دوسرا الجزائر بنانے والوں گوش ہوش سے سن لو! کہ تم اپنے مکروومذموم عزائم میں ناکام ونامراد رہوگے۔ ترکی کے غیور مسلمان بھائیو! یہ عارضی پابندیاں اور رکاوٹیں تمھارے بلند عزائم کی تکمیل میں سدراہ نہیں بنیں گی۔ بالآخر کامیابی تمھاری قدم چومے گی۔

" ولاتخافوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔"

پاکستان شدید فرقہ واریت کی زد میں

گذشتہ دنوں لاہور میں رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں (مومن پورہ میں) جو قیامت نہتے شہریوں پر ٹوٹی تو اس نے ہر پاکستانی کو انتہائی افسردہ اور دل گیر کردیا۔ اور یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ ہم کسی محفوظ ملک میں نہیں رہ رہے بلکہ ایک ویرانے اور جنگل میں بستے ہیں۔ جہاں پر کوئی قانون ضابطہ اور کسی قسم کی حفاظت نہیں۔ ہمارے بدقسمت ملک میں یوں تو ہزاروں مسائل ہیں لیکن اس وقت سب سے بڑا مسئلہ فرقہ بندی اور دہشت گردی کا ہے۔ خصوصاً گذشتہ کئی دہائیوں سے تو ملک کو قصاب خانے میں تبدیل کردیا گیا ہے۔ چند اشرار دہشت گردوں اور تخریب کاروں کے ہاتھوں پندرہ کروڑ مسلمانوں کو یرغمال بنادیا گیا ہے۔ یہ کہاں کا مذہب ومسلک ہے؟ جو انسان کو یہ تعلیم دے کہ اپنے مخالف کوہلاک کرکے جنت کا حقدار بن جائے۔ موجودہ حکومت دہشت گردی سمیت تمام اہم مسائل میں مکمل طور پر فیل ناکام ہوگئی ہے۔ اصولاً، اخلاقاً اور شرعاً اس حکومت کا مستعفی ہونا چاہیئے تھا۔ شہر لاہور جو ماشاء اللہ وزیراعظم، وزیراعلیٰ پنجاب، چیف جسٹس، چیف آف آرمی سٹاف بلکہ صدر مملکت سمیت سب کا مشترکہ گھر ہے انکے ناک کے نیچے اسطرح کی بدترین دہشت گردی کا ہونا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہاں حکومت نام کی کوئی چیز نہیں۔ گذشتہ سال جنوری میں ضیاء الرحمان